السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماہ محرم الحرام میں تعزیہ نکالنا، غازی عباس کے نام کا پنجہ نکالنا، ڈولی بنانا۔ عورتوں کا بازاروں میں مردوں کے ساتھ مل کر سینہ کوبی کرنا وغیرہ شرعاً کیسا ہے۔کتاب وسنت کی روسے واضح کریں؟ (محمد نواز، ساہیوال)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عشرہ محرم الحرام کے اندر یہ اُمور جو سرانجام دیے جاتے ہیں، سراسر بدعت اورناجائز ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ایک ارشادات ملاحظہ ہوں:

1۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ"

(بخاری (2697) کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود مسلم (1718) کتاب الاقضیہ باب نقص الاحکام الباطلہ ورد محدثات الامور)

"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی، وہ مردود ہے۔"

2۔ یہی حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے:

"من أحدث في ديننا ما ليس فيه فهو رد"

(شرح السنة 1/211 باب رد البدع والاهواء)

3۔ صحیح مسلم (1718) کتاب الاقضیہ میں ہے:

(مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا هَذَا فَهُوَ رَدٌّ)

"جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔"

4۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَ(إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ"

(صحیح بخاری (7277) کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

"بے شک سب سے بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے، سب سے اچھی سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور سب سے بدترین کام نئے ایجاد کردہ (بدعات) ہیں۔ بے شک جو تم وعدہ دیے گئے ہو آنے والا ہے اور تم (اللہ تعالیٰ کو) عاجز کرنے والے نہیں ہو۔"

5۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کہتے تھے:

"إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ"

(صحیح مسلم کتاب الجمعہ باب تخفیف الصلوة والخطبہ (867)

"یقیناً سب سے بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے، سب سے بہترین راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے اور سب سے بدترین کام نئے ایجاد کردہ (بدعات) ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

مذکورہ بالااحادیث صحیحہ سے معلوم ہواکہ ہدایت وراہنمائی طریق وراستہ صرف وہی حق ہے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور جو کام محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت نہ ہو بلکہ خود تراشیدہ ہو وہ گمراہی وبدعت ہے۔

مذکورہ بالاأمور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر گز ثابت نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توچہرہ پیٹنے اور سینہ کوبی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لیس منا من لطم الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاہلیۃ"

(بخاری کتاب الجنائز باب لیس منا من شق الجیوب (1294) شرح السنۃ 5/436)

"جس نے رخسار پیٹے اور گریبان چاک کیے اور جاہلیت کے واویلے کی طرح واویلا کیا، وہ ہم میں سے نہیں"

اسی طرح نوحہ گری کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالْاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ والنیاحۃ"

(شرح السنۃ 5/437 مسلم کتاب الجنائز باب التشدید فی النیاحۃ (934)

"میری اُمت میں چار کام جاہلیت کے امر سے ہیں جنھیں یہ ترک نہیں کریں گے۔ 1۔ خاندانی وقار پر فخر کرنا۔ 2۔ نسب ناموں میں طعن کرنا۔ 3۔ ستاروں کے ذریعے پانی طلب کرنا۔ 4۔ نوحہ گری کرنا۔"

اسی طرح اس حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں:

"النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ"

"جب نوحہ کرنے والی نے اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت والے دن اس طرح اُٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کا کرتہ اور خارش کی قمیص ہوگی۔"

ابوبردہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت تکلیف تھی کہ غشی طاری ہوگئی اور ان کا سر ان کے گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا تو ان کے گھر سے ایک عورت چلائی انہیں طاقت نہ تھی کہ اس عورت پر کوئی چیز لوٹاتے جب افاقہ ہوا تو فرمایا:

"إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ". (مسلم کتاب الایمان (104))

"جس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار تھے میں بھی اس سے بیزار ہوں یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت آواز بلند کرنے والی، بال منڈانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی سے بری تھے۔"

مذکورہ بالا حدیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ تعزیت کے جلوس نکالنا، آہ وبکا کرنا، سینہ کوبی اور ماتم کرنا، مرثیے کہنا اور نوحہ گری کرنا، شریعت اسلامیہ میں ممنوع وحرام ہے۔ اب فقہ جعفری کے دو حوالے ذکر کرتا ہوں۔

1۔ فقہ جعفری کی معروف ترین کتاب "الانوار النعمانیہ 1/216 "میں معراج کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

.رأیت امرأۃ علی صورۃ الکلب والنار تدخل من دبرہا وتخرج من فمہا والملائکۃ یضربون علی رأسہا وبدنہا بمقاطع من النار. فقالت فاطمۃ: حبیبی وقرۃ عینی، أخبرنی ماکان عملہن وسیرہن حتی وضع اللہ علیہن ہذا العذاب؟ فانہا کانت قینۃ نواحۃ حاسدۃ"

"میں نے ایک عورت کتے کی شکل میں دیکھی جس کے پیچھے سے آگ داخل ہوتی اور منہ سے نکلتی تھی۔ فرشتے آگ کے ہتھوڑوں سے اس کے سر اور ہاتھوں کو مارتے تھے۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میرے محبوب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک مجھے بتائیں کہ ان عورتوں کا کیا عمل تھا کہ اللہ نے ان پر عذاب مسلط کر رکھا تھا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی) وہ گانے والی، نوحہ گر، حسد کرنے والی عورت تھی۔"

اسی طرح یہی روایت ملا باقر مجلسی کی کتاب حیات القلوب 2/542 باب بست وچہارم اور عیون اخبار الرضا 2/10 میں بھی موجود ہے۔

2۔ من لا یحضرہ الفقیہ 1/120 میں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

"من جدد قبراً، أو مثل مثالاً فقد خرج من الإسلام"

"جس نے کسی قبر کی تجدید کی یا کوئی شبیہ بنائی تو وہ اسلام سے خارج ہوگیا۔"

نیز صاحب کتاب نے "مَثَّلَ مثالا" کی یہ شرح کی ہے کہ:

"من ابدع بدعۃ ودعا الیہ او وضع دینا فقد خرج من الاسلام" (من لا یحضرہ الفقیہ 1/121)

"جس نے کوئی بدعت ایجاد کی اور اس کی طرف دعوت دی یا دین بنایا وہ اسلام سے خارج ہوگیا۔"

مذکورہ بالا فقہ جعفریہ کے حوالہ جات سے واضح ہوگیا کہ نوحہ گری کرنا یا شبیہ بنانا جیسا کہ غازی عباس کا علم اور ہاتھ وغیرہ بنانا شرعاً حرام ہے اور ایسے اُمور ہیں جنھیں دین سمجھ کر اسلام میں داخل کردیا گیا ہے۔ان رسمی جلوسوں، تعزیوں اور نوحہ گری کی پارٹیوں کا گلی بازار وغیرہ میں گھومنا اسلام سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ بدعات خیر القرون کے بعد کی ایجاد ہیں۔امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب البدایہ والنہایہ 11/230 ھ میں 352ھ کے حالات میں رقم طراز ہیں :

"فی عاشر المحرم من ہذہ السنۃ امر معزالدولہ من بویہ قبحہ اللہ ان تغلق الاسواق وان یلبس النساء المسوح من الشعروان یخرجن فی الاسواق حاسرات عن وجوہہن ناشرات شعورہن یلطمن وجوہہن ینغن علی الحسین بن علی بن ابی طالب ولم یمکن اہل السنۃ منع ذلک لکثرۃ الشیعۃ وظہورہم وکون السلطان معہم"

"اس سال کے دس محرم کو معزالدولہ بن بویہ۔۔۔ اللہ اس کا برا کرے۔نے۔۔۔ حکم دیا کہ بازار بند کردیے جائیں اور عورتیں بالوں کے بنے ہوئے کمبل پہن کر بازاروں میں اس طرح نکلیں کہ وہ چہرے ننگے کرنے والیاں اور بال بکھیرنے والیاں ہوں۔اپنے چہروں کو تھپڑ ماریں، حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن نوحہ کریں اور اس کام سے روکنا اہل سنت کے بس میں نہ تھا۔اس کی وجہ یہ تھی کہ شیعہ حضرات کی اکثریت تھی،انہیں غلبہ حاصل تھا اور بادشاہ وقت ان کے ساتھ تھا۔"

امام ابن اثیر جزری نے بھی تقریباً یہی بات تحریر کی ہے ملاحظہ ہوالکامل لابن اثیر 2/197 اور یہ بات شیعہ حضرات کو بھی مسلم ہے۔(ملاحظہ ہو مجاہد اعظم ص : 333 لشاکر حسین نقوی)

مذکورہ بالا توضیح سے معلوم ہوا کہ تعزیہ وغیرہ کی بدعات کا رواج چوتھی صدی ہجری میں ہوا ہے اور اس کا بانی معزالدولہ بن بویہ ہے۔اس سے قبل اس بدعت کا کہیں نام ونشان تک نہ تھا۔لہذا ایسی بدعات وخرافات سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے اور ان جلوسوں اور تعزیوں میں شامل ہوکر ان کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ ان میں حاضری دینے والا گناہ پر تعاون کرتا ہے۔اس سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَديدُ العِقابِ ٢ ... سورة المائدة

" نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔" (مجلۃ الدعوۃ مئی 1999ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 2۔العقائد والتاریخ۔صفحہ نمبر 88

محدث فتویٰ